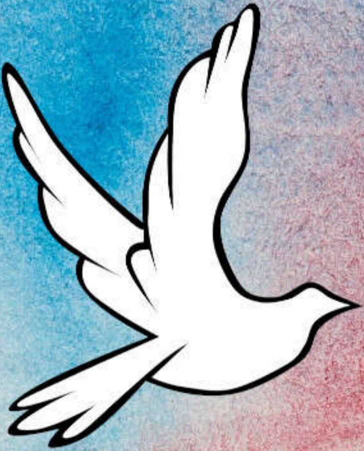

سلامتی کا شہزادہ

سلامتی کا شہزادہ

salāmatī kā shahzādā

Prince of Peace

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

سکون و اطمین کیوں نہیں ملتا ؟

موجودہ زمانے میں کہیں بھی امن و امان نہیں۔ ہر طرف فسادی اور جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اقوامِ متحدہ اور تمام دیگر کوششوں کے باوجود امن و امان کم ہی پایا جاتا ہے۔ اپنے ملک اور اپنی حالت پر ہی غور کریں۔ ہر وقت جنگ کے بادل منڈلاتے نظر آتے ہیں۔ ہر شخص پریشان ہے۔ اخبار ڈاکے، چوری چکاری، قتل و غارت اور دیگر بُری خبروں سے بھرے رہتے ہیں۔ معاشرہ زوال پذیر کیوں ہے؟ انسان کا دل حقیقی اطمینان سے کیوں آشنا نہیں؟ وہ کیوں ہر وقت بے قرار رہتا ہے؟

دل کی لاعلاج حالت

کلامِ الٰہی نے اِس کی وجہ بتائی ہے: گناہ ہی انسان کوکسی پل چین نہیں لینے دیتا،

> دل حد سے زیادہ فریب دہ ہے، اور اُس کا علاج ناممکن ہے۔ کون اُس کا صحیح علم رکھتا ہے؟ (صحائفِ انبیا، یرمیاہ 17:9)

حضرت عیسیٰ نے فرمایا،

> جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ دل سے آتا ہے۔ وہی انسان کو ناپاک کرتا ہے۔ دل ہی سے بُرے خیالات، قتل و غارت، زناکاری، حرام کاری، چوری، جھوٹی گواہی اور بہتان نکلتے ہیں۔ (انجیل جلیل، متی 15:18-19)

جب تک انسان کے دل کی حالت درست نہیں ہوتی اُس وقت تک نہ تو اُس کی اپنی زندگی میں امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ معاشرے میں۔ انسان کا دل اُس کی حرکتوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر دل درست ہو تو کام بھی درست ہو گا۔

لیکن انسان کے لئے اپنے دل کو درست بنانا ناممکن ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گناہ گار ہے۔ گناہ اُس کی سرشت میں اِس قدر رچا بسا ہے کہ وہ نیک کام کر ہی نہیں سکتا۔ آپ اپنی ہی زندگی میں بھی اِس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ آپ کا دل گناہ کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے۔ انجیل جلیل فرماتی ہے،

> ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن میری فطرت انسانی ہے، مجھے گناہ کی غلامی میں بیچا گیا ہے۔ درحقیقت مَیں نہیں سمجھتا کہ کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ مَیں وہ کام نہیں کرتا جو کرنا چاہتا ہوں بلکہ وہ جس سے مجھے نفرت ہے۔
>
> (انجیل جلیل، رومیوں 7:14-15)

اپنا علاج ناممکن

لیکن اِس سے بڑھ کر المیہ یہ ہے کہ انسان کے پاس اِس کا علاج نہیں۔ انسان اپنی گناہ گاری کا علاج خود نہیں کرسکتا۔ پاک صحائف میں مرقوم ہے،

> کیا کالا آدمی اپنی جِلد کا رنگ یا چیتا اپنی کھال کے دھبے بدل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! تم بھی بدل نہیں سکتے۔ تم غلط کام کے اِتنے عادی ہو گئے ہو کہ صحیح کام کر ہی نہیں سکتے۔ (یرمیاہ 23:13)

غرض کلامِ الٰہی اور انسان کا اپنا تجربہ شاہد ہیں کہ انسان اپنے گناہ کا علاج خودنہیں کرسکتا۔ لیکن شکر ہے کہ باری تعالیٰ نے وہ کچھ کیا جو انسان سے ناممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ ابتدا ہی سے انسان کی حالت سے آگاہ تھا۔ اِس لئے اُس نے اپنی رحمت اورفضل سے گناہ گار انسان کو بچانے کا انتظام کیا۔

سلامتی کے شہزادے کی پیش گوئی

اللہ تعالیٰ نے اِس انتظام کو بیک وقت دُنیا پر ظاہر نہ کیا بلکہ رفتہ رفتہ۔ پھر انبیائے کرام کی معرفت اُس کے بارے میں قدرے وضاحت سے بتایا۔ حضرت یسعیاہ نبی فرماتے ہیں،

> ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا، ہمیں بیٹا بخشا گیا ہے۔ اُس کے کندھوں پر حکومت کا اختیار ٹھہرا رہے گا۔ وہ انوکھا مشیر، قوی

> خدا، ابدی باپ اور صلح سلامتی کا شہزادہ کہلائے گا۔
>
> (صحائفِ انبیا، یسعیاہ 6:9)

سلامتی کے شاہزادے کی آمد

سلامتی کے اِس شہزادے کے بارے میں یہ وعدہ تقریباً دو ہزار سال پہلے پورا ہوا جب حضرت عیسیٰ اِس جہان میں تشریف لائے۔ فرشتے نے اُن کی آمد کا مقصد بتا کر فرمایا،

> اُس کے بیٹا ہو گا اور اُس کا نام عیسیٰ رکھنا، کیونکہ وہ اپنی قوم کو اُس کے گناہوں سے رِہائی دے گا۔ (انجیل جلیل، متی 21:1)

گناہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے خلاف ہوتا ہے، اِسی لئے گناہ کی سزا موت ہے۔ لکھا ہے

> گناہ کا اجر موت ہے (انجیل جلیل، رومیوں 23:6)

اب چونکہ تمام انسان گناہ گار ہیں اِس لئے سب کے سب موت کے سزاوار ہیں۔ لکھا ہے کہ

> جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے گناہ دنیا میں آیا۔ اِس گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ کرسب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ (انجیل جلیل، رومیوں 12:5)

لیکن باری تعالیٰ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ انسان ہلاک ہو۔ اِس لئے اُس نے حضرت عیسیٰ کو اِس جہان میں بھیجا تاکہ وہ ہر ایک انسان کے گناہ کا کفارہ دیں۔

> یہی محبت ہے، یہ نہیں کہ ہم نے اللّٰہ سے محبت کی بلکہ یہ کہ اُس نے ہم سے محبت کر کے اپنے فرزند کو بھیج دیا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے کفارہ دے۔ (انجیل جلیل، 1یوحنا 10:4)

اُنہوں نے اپنی صلیبی موت کے ذریعے یہ کفارہ دیا۔

> اللّٰہ نے عیسیٰ کو اُس کے خون کے باعث کفارہ کا وسیلہ بنا کر پیش کیا، ایسا کفارہ جس سے ایمان لانے والوں کو گناہوں کی معافی ملتی ہے۔ یوں اللّٰہ نے اپنی راستی ظاہر کی۔
>
> (انجیل مقدس، رومیوں 25:3)

سلامتی کا حصول

اب جو کوئی اِس کفارے کو سچے دل سے قبول کر لے اُسے معافی حاصل ہو گی۔ تب وہ موت کے بعد جنت میں داخل ہو گا۔

ایسے لوگوں کے دلوں میں روح القدس آ کر سکونت کرنے لگتا ہے، اور اُن کے دل نئے بن جاتے ہیں۔ بے شک اب بھی اُن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، لیکن اب وہ گناہ سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ ہر وقت اِس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کسی طرح حق تعالیٰ کو خوش کریں۔ اب اُنہیں اللہ کا اطمینان حاصل ہے۔ یہ ہے وہ حقیقی اطمینان جو دنیا میں امن و امان پیدا کرتا ہے۔

اب کرسمس کی آمد ہے۔ تمام دنیا میں اُس سلامتی کے شہزادے کی عیدِ ولادت بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ خدا کرے کہ لوگ اُن کی آمد کے مقصد کو اپنی زندگیوں میں پورا ہونے دیں۔ تب ہی وہ حقیقی امن و امان سے واقف ہو جائیں گے۔